

اسلامی تحقیقات کی ضرورت

محمد سعود

اسلامی تحقیقات کا نام سنکر بہت سوں کے ذہنوں میں یہ سوال ابھرتا ہے اور وہ اس کا اظہار بھی کرتے ہیں کہ اسلام تو جو کچھ ہے اس کی وضاحت چودہ سو سال پہلے ہو چکی اب اتنی صدیاں گزرنے کے بعد اس میں کیا تحقیقات کی جائیں گی۔ یہ مضمون دراصل اسلامی تحقیقات کے ضمن میں اسی سوال کا جواب دینے کی ایک کوشش ہے۔

یہ امر تو مسلم ہے کہ اسلام ایک دینِ کامل ہے اور وہ انسان کو نظریہٴ حیات کے ساتھ علی زندگی کے ضابطے بھی فراہم کرتا ہے یہ بھی مسلم ہے کہ انسانی سوسائٹی تغیر پذیر ہے انسان کی روح تجسس، اس کے مشاہدات و تجربات اور خواہشات کی بنا پر نئی نئی ایجادات اور دریافتیں ہوتی رہتی ہیں۔ نئے نئے رسم و رواج تشکیل پاتے ہیں۔ نتیجتاً مختلف النوع اداروں کا قیام عمل میں آتا ہے۔ طرح طرح کے نظام بنتے ہیں۔ ایسے تغیرات کے بارے میں اسلام کا مطمح نظر معلوم کرنا ضروری ہے۔ اسلام کا مطمح نظر معلوم کرنے کی یہ کوشش تحقیقات اسلامی کے زمرے میں آتی ہے۔

دورِ جدید میں سائنسی اور طبی امکانات نے خاص طور سے نئے مسائل پیدا کر دیئے ہیں۔ جن کا حل اسلام کی روشنی میں تلاش کرنا ضروری ہو گیا ہے۔ مثال کے طور پر ایک شخص خلاء میں زمین کے گرد چکر لگا رہا ہے، چاند پر اترتا ہے یا وہ آواز سے زیادہ تیز رفتار جہاز میں سفر کر رہا ہے تو ان صورتوں میں وہ سمت قبلہ اور نمازِ روزہ کے اوقات کا تعین کیسے کرے۔ ایک پائلٹ یورپ سے امریکہ کی طرف ہوائی جہاز اڑاتے ہوئے بحرِ اوقیانوس

کو عبور کرتا ہے۔ جو مسلسل آٹھ نو گھنٹے کی اڑان ہے۔ درمیان میں نماز کے اوقات آتے ہیں۔ اب وہ نماز کس وقت ادا کرے۔ طبی ترقیوں نے بعض سوالات پیدا کر دیئے ہیں۔ انسانی یا حیوانی اعضاء کی پیوند کاری اب ممکن ہو گئی ہے۔ آئے دن ہسپتالوں میں ہونے والے ایسے آپریشنوں کی خبریں شائع ہوتی رہتی ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ نابیناؤں کی آنکھیں نکال کر ان کی جگہ بیٹا انسانوں کی آنکھیں لگا دی گئیں۔ یا ایک انسان کا دل دوسرے انسان میں پیوست کر دیا گیا۔ یا کسی جانور کا پیچھڑا کسی انسان میں لگا دیا گیا۔ اس کے علاوہ یہ طبی نظریہ کہ ایک لاعلاج مہلک مرض میں مبتلا انسان کو اس وقت تک کے لئے منجمد کر دیا جائے جب تک کہ اس بیماری کا علاج دریافت نہ ہو۔ بہر حال کتنے ہی ایسے مسائل ہیں جو پائل نئے ہیں اور جن پر اسلامی نقطہ نظر سے غور کرنا ضروری ہے۔

اب ملکی قانون کی طرف آئیے، دستور پاکستان کی رو سے ملک کا کوئی قانون اسلام کے خلاف نہیں ہوگا۔ اس اعلان کے بعد یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ اسلامی قانون موجودہ تقاضوں کے مطابق دفعات کی شکل میں مرتب کیا جائے تاکہ، عدالتوں میں آسانی سے اس پر عملدرآمد ہو سکے۔ قانون کو تفصیل کے ساتھ دفعات کی شکل میں مرتب کرنے کا کام بھی اسلامی تحقیق کا ہی ایک حصہ ہے۔ دنیا میں اسلام ایک جداگانہ ملت ہے اور کفر اس کے متضاد ایک دوسری ملت ہے۔ مسلمانوں کے عقائد، زندگی کے اصول اور ضابطے عام طور پر غیر مسلموں سے الگ ہیں لہذا اس کے نتیجے میں مسلمانوں کا جو تمدن پیدا ہوتا ہے وہ بھی الگ ہے جو ان کے قومی تشخص کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ اگر ہمیں اس قومی تشخص کو اجاگر کرنا

اس مقصد کے لئے ادارہ تحقیقات اسلامی میں کئی سال سے کام ہو رہا ہے اور مجموعہ قوانین اسلام، کے نام سے یہاں کے ایک اعزازی پروفیسر ڈاکٹر تنزیل الرحمن نے چند جلدیں مرتب کی ہیں ایسی ہی ایک کوشش اس سے پہلے اورنگ زیب کے دور میں ہوئی تھی جبکہ فتاویٰ عالمگیری شائع ہوا۔

ہے تو اس کے لئے بھی تحقیقات کا کام لازمی ہے۔ اس قسم کی تحقیقات کو بھی اسلامی تحقیقات ہی کا نام دیا جائے گا۔

غیر مسلموں کے ساتھ میل جول سے یا بعض صورتوں میں ان کے تسلط میں رہنے سے بہت سے نظریات رسم و رواج اور معاشرت کے دوسرے طریقے حتیٰ کہ تصوف کی بہت سی باتیں بھی غیر مسلم اقوام سے مسلمانوں میں آگئیں جن میں سے بہت سی باتوں کو ناواقفیت کی بنا پر اسلامی سمجھ لیا گیا ہے، خصوصاً ان چیزوں کو جو باپ دادا سے چلی آرہی ہیں۔ یہی صورتِ حال یرصغیرِ پاک و ہند کے مسلمانوں کو ہندؤں کے ساتھ میل جول اور انگریزوں کے زیر تسلط رہنے سے پیش آئی۔ مغربی تہذیب سے جو کچھ مسلمانوں میں آیا۔ وہ سب پر ظاہر ہے۔ ہندؤں سے بھی بہت کچھ مسلمانوں میں آیا۔ مثلاً شادی کے موقع پر لڑکے والے لڑکی کے گھر میں میوہ بھیجتے ہیں لیکن یہ سمجھے بغیر کہ یہ رسم کیوں کی جاتی ہے۔

ہندؤں میں میوہ اولاد کے لئے فالِ نیک ہے اس لئے وہ ایسا کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ لڑکی رخصت ہو کر آتی ہے تو ایک چھوٹے سے بچے کو اس کے گھٹنوں پر بٹھا دیتے ہیں۔ یہ بھی اولاد کے لئے نیک شگون کے طور پر کیا جاتا ہے۔ ایسی بے شمار مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں۔ ان میں سے بعض بالکل اسلامی عقائد کے خلاف ہیں۔ مولانا اشرف علی تھانویؒ نے ایک کتاب بعنوان "اصلاح الرسوم" تحریر کی جس میں مختلف رسموں کی برائیاں بتا کر ان کے خاتمے کی کوشش کی گئی تھی۔ ایک صاحب نے اس کو دیکھ کر اپنے خط میں لکھا کہ مولانا آپ نے یہ کتاب لکھ کر احسان کیا۔ ہمارے باپ دادا کی رسمیں یاد دلا دیں۔ اب ہم ان کو دوبارہ شروع کریں گے۔

مختلف تاریخی وجوہ کی بنا پر یہ بھی ہوا کہ اردو اور بہت سی دوسری زبانوں میں بعض عربی الفاظ و اصطلاحات کا مفہوم بدل گیا۔ مثلاً عبادت اور توکل۔ بہت سوں نے صرف نماز اور تسبیح کو عبادت سمجھ لیا حالانکہ زندگی کا ہر عمل جو اللہ تعالیٰ کے لئے ہو اور رسولؐ

صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق ہو عبادت ہے۔ اسی طرح ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھنے اور اسباب کو ترک کر کے کام کو محض اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دینے کو توکل قرار دے لیا گیا ہے جبکہ توکل نام ہے اسباب کو اختیار کر کے نتیجے کو اسباب کے پیدا کرنے والے پر چھوڑ دینے کا۔ الفاظ و اصطلاحات کے اس طرح بدلے ہوئے مفہوم نے بہت سے مسلمانوں میں یا تو بے عملی پیدا کر دی یا ان کو صحیح راہِ عمل سے بھٹکا دیا۔ اسلامی تحقیق کے مقاصد میں یہ بھی شامل ہے کہ تحقیقات کر کے ان الفاظ کے صحیح اسلامی مفہوم متعین کئے جائیں۔

اسلام نے تاریخ انسانی میں کیا کردار ادا کیا ہے اور انسانی تمدن پر وہ کس کس طرح اثر انداز ہوا ہے۔ بعض قوموں کی توہم پرستی اور ان کی خطرناک رسوم کا کیسے خاتمہ کیا، جیسے ہندوستان میں سستی کی رسم کا خاتمہ جن کے مطابق ہندو عورت کو اس کے شوہر کے مرنے پر شوہر کے ساتھ زندہ جلا دیا جاتا تھا۔

اسلام غیر اقوام کے نظریات و عقائد پر کیسے اثر انداز ہوا۔ اسلامی تعلیمات کے اثر سے کون کون سے نئے علوم پیدا ہوئے اور کس طرح دنیا ماقبل سائنس دور سے سائنسی دور میں داخل ہوئی۔ مسلم علماء اور سائنسدانوں نے کیا کیا کارنامے انجام دیئے یورپ کی نشاۃ ثانیہ میں مسلمانوں کا کیا حصہ ہے۔ مسلمانوں کے بعض علمی کارناموں اور سائنسی دریافتوں کو اہل یورپ نے کس طرح اپنی طرف منسوب کیا حتیٰ کہ اس سائنسی اسلوب (SCIENTIFIC METHOD) کو بھی جس کی بدولت سائنسی ترقی ممکن ہو سکی۔ ان سب امور پر اگرچہ کچھ نہ کچھ لکھا جا چکا ہے لیکن ابھی بہت کچھ تحقیق کی ضرورت باقی ہے۔

مسلمانوں کے بعض گروہوں نے ایک دوسرے کے خلاف تعصب کی بنا پر اور غیر مسلموں نے مذہبی اور سیاسی تعصبات کی بنا پر مسلمانوں کی تاریخ کے بعض ادوار کو یا پوری تاریخ کو مسخ کرنے کی کوشش کی ہے۔ عیسائی مستشرقین نے یہ عام تاثر دیا

ہے کہ مسلمانوں کی تاریخ مار دھاڑ کی تاریخ ہے۔ اس کے علاوہ اسلامی تاریخ کے بہت سے واقعات ایسے ہیں جن میں مورہنن یا بعض گروہ اختلاف دئے رکھتے ہیں ان کی تنقیح کے لئے بھی تحقیق کی ضرورت ہے اپنے اسلاف کے کارناموں کو سامنے لاکر مسلمانوں کے دلوں سے احساس کتری دور کرنا اور آئندہ ہر قسم کی ترقی کے لئے محرکات فراہم کرنا اور مسلمانوں میں خود اعتمادی پیدا کرنا بھی محققین کے فرائض میں سے ہے۔ اور اس کے لئے بھی انہیں تحقیق کرنی چاہئے۔

اسلامی تحقیقات کا ایک نہایت ہی اہم میدان غیر مسلم خصوصاً عیسائی اور یہودی مستشرقین کی اسلام دشمن تحریروں اور تقریروں کا جواب فراہم کرنا اور ان کا توڑ کرنا ہے۔ عیسائی ہمیشہ ہی سے مسلمانوں کو اپنا حریف سمجھتے ہیں اور مسلمانوں سے نفرت کے ساتھ ساتھ ان سے خائف بھی رہتے ہیں۔ ان کے خوف کی وجہ مسلمانوں کا وہ دین ہے جس کے احکام پر پوری طرح عمل پیرا ہو کر مسلمان کسی وقت بھی ایک ناقابلِ تسمیر قوت بن سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ مسلمانوں کے متوقع مکمل اتحاد یعنی مسلم بلاک سے بھی غیر مسلم اقوام خوفزدہ رہتی ہیں۔ بلاشبہ مستشرقین نے مسلمانوں کی بہت سی کلاسیکی کتابیں مرتب کر کے شائع کی ہیں جو ایک قابلِ قدر کارنامہ ہے لیکن اپنی تحریروں میں ان کا مقصد تحقیق اسلامی تعلیمات کو مسخ کر کے پیش کرنا ہوتا ہے۔ تاکہ مسلمان اپنے دین میں شک کرنے لگیں اور اس طرح اپنے منبع قوت، دینِ اسلام سے برگشتہ ہو کر اپنی قوت کھو بیٹھیں۔

جنگ عظیم دوم کے بعد امریکہ اور یورپ میں اسلام کے متعلق بہت سے تحقیقی شعوبوں کا قیام عمل میں آیا ہے اور اب مستشرقین کی تحریروں میں کسی نہ کسی مسلم ملک میں سجدہ (MODERNISM) کی تحریک کو سرگرم عمل دکھانے کے لئے وقف ہیں۔ ان تحریروں میں یہ تاثر دینے کی کوشش کی جاتی ہے کہ اسلام کو چھوڑ کر مغربی تہذیب کو اپنانے سے ہی موجودہ دور میں مسلم ممالک ترقی کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر نڈر سیفرن (DAU SAFREN) کی کتاب کو لیجئے جس کا نام ہے۔ "مصر ایک سیاسی گروہ کی تلاش میں" بقول مصنف

کے اس نے اس کتاب میں مصر کے ذہنی اور سیاسی ارتقاء کا تجزیہ پیش کیا ہے۔ مصنف نے اپنی تحقیق کی بنیاد اس گمراہ کن مفروضے پر رکھی ہے کہ غیر مغربیوں کا مغربیت کو اپنانا تاریخ کے ارتقائی عمل کا ایک لازمی نتیجہ ہے۔ وہ اسلامی تعلیمات کو مسلمانوں کی پستی، بدلی اور کمزوری کا ذمہ دار ٹھہراتا ہے اور اسلام کو عربی، بازنطینی، فارسی، قسطنطینی اور یہودی قوانین کا ایک غیر مربوط آمیزہ قرار دیتا ہے۔ اس کے نزدیک اسلام توہمات کا مجموعہ اور ناقابل عمل مذہب ہے۔ وہ مصری شخصیات میں صرف احمد مصطفیٰ السید کی تعریف کرتا ہے جن کا تعلق انیسویں صدی سے ہے اور جو مصری قوم پرستی، سیکولرزم اور مکمل مغربیت کا حامی تھا۔ وہ اپنے ہم وطنوں کو اسلام اور داعی اسلام کے بجائے فراعنہ مصر سے تعلق جوڑنے کی تلقین کرتا تھا۔ غرضیکہ پوری کتاب لغویات سے پُر ہے۔ اس قسم کی گمراہ کن تحریروں کا جواب فراہم کرنا بھی اسلامی تحقیقات کا متقاضی ہے۔

اسلامی تحقیقات کے سلسلے کی ایک بنیادی بات توجہ طلب ہے اور وہ ہے روح تحقیق۔ ایک دور تھا جبکہ اسلامی تعلیمات کے زیر اثر مسلمانوں میں تحقیق و تلاش کا ایک زبردست جذبہ پیدا ہو گیا تھا۔ قرآن کریم نے ایک طرف تو قرآن کریم پر غور و فکر کی دعوت دی ہے اور دوسری طرف مشاہدہ کائنات کی طرف توجہ دلائی ہے۔ تاریخ سے درس عبرت حاصل کرنے کی ہدایت کی ہے۔ جو لوگ اپنے قلوب اور حواس کو غور و فکر اور مشاہدے کے لئے استعمال نہیں کرتے ان کو جہنم کا ایندھن بتایا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ایسے غافل لوگ لازمی طور پر زندگی کی غلط راہ پر گامزن ہو جائیں گے جس کا انجام دنیا اور آخرت دونوں میں مصائب کی صورت میں ہی ظاہر ہو سکتا ہے۔

جو لوگ بغیر سوچے سمجھے اپنے باپ دادا یا کسی اور کے طریقے پر محض اس لئے چلتے ہیں کہ وہ ان کے لئے محترم تھے اور حق کی تلاش نہیں کرتے وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ نہیں ہیں۔ اسلامی تحقیق کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ اس قسم کا اسلامی مواد فراہم کر کے مسلمانوں میں روح حریت اور جذبہ تحقیق پیدا کیا جائے۔

آخر میں ہم اسلامی تحقیق کے ایک اور نہایت اہم موضوع کی طرف آتے ہیں اور وہ ہے ان طریقوں کی تحقیق جن کو اختیار کر کے اسلامی تعلیمات سے ہر فرد ملت کو مؤثر طور پر روشناس کرایا جاسکے۔ اور غیر مسلموں تک اسلام کا پیغام پہنچایا جاسکے۔ خواہ یہ کام تعلیمی اداروں سے متعلق ہو یا پریس۔ ریڈیو اور ٹیلیوژن کے ذریعے انجام پائے یا مبلغین کی صورت میں یا کسی اور طریقے سے۔

غرضیکہ مسلمانوں میں روح تحقیق پیدا کرنا۔ اسلامی تعلیمات کا جہیا کرنا۔ تاریخ انسانی میں اسلام کا کردار معلوم کرنا۔ مسلمانوں کی تاریخ کا تجزیہ کر کے اسے از سر نو مرتب کرنا۔ اپنے قومی تشخص کو دریافت کرنا۔ اسلام کی اشاعت کرنا اور اسلامی تعلیمات پر عمل کرانے کے طریقے معلوم کرنا وغیرہ مختلف موضوعات ہیں جن پر کام کرنے کے لئے اسلامی تحقیقات کی ضرورت ہے۔

